یھدی اللہ لنورہ من یشاء

رجسٹرڈ نمبر ۶۰۶

THE NOOR QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ۶۰۶

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

نور

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے (۳/)
" ششماہی " ایک روپیہ ۱۲ر (۱/۱۲)
" سالانہ امراء سے سات روپیہ (۷/)
ممالک غیر سے
۸ شلنگ

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا ۔
(۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل جواب دینا ۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا ۔

جلد ۱۷ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سون سنگھ ودوان پرہچاری | نمبر ۱۵

زنبیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع جن دوستوں کا چندہ اخیر مئی تک ختم ہے ان سب دوستوں کے نام انشاء اللہ یکم مئی کو وی پی ہونگے۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں جیسی دلاور اور آریوں ایسی دشمن اسلام قوم میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجالا رہا ہے۔ آج ایک دنیا اسکی معترف ہے۔ ایسے غازی پرچہ کی اعانت کرنا بلاشبہ اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ ہاں اگر کسی دوست کو کوئی عذر یا شبہ ہو تو وہ ۲۵۔ مئی تک اپنے ارادہ سے اطلاع دیں اور اگر اطلاع دینا بھول جائیں تو پھر ۱۰ روز تک وی پی ڈاکخانہ میں بھیجدیا جائیگا۔ اگر دفتر نور سے خط و کتابت کرکے اپنا نقصان کرسکتے ہیں۔ پہلے ہی اشاعت کم اور پھر واپسی وی پی جو کارپردازان نور کے حوصلہ پر اثر انداز ہوسکتا ہے وہ کسی تفصیل کا محتاج نہیں ہے۔

وی پی واپس کرنیوالے دوست جن دوستوں نے ماہ مارچ یا اپریل میں وی پی بمد امانت رکھوا کر پھر واپس کردیئے ہیں حسن ظنی سے کام لیتا ہوں کہ انکی نیت وی پی وصول کرنیکی تھی۔ مگر کسی اشد مجبوری کیوجہ سے وی پی واپس ہوا۔ اسلئے ایسے سب دوستوں کے نام بھی یکم مئی کو وی پی ہونگے۔ اور مجھے توقع رکھنی چاہیئے کہ آپ ایکدفعہ ضرور وی پی وصول فرماکر نور ایسے غازی پرچہ کے معاون ثابت ہونگے۔ ہاں اگر کسی صاحب کو کوئی عذر ہو تو وہ ۲۵۔ مئی سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرمادیں۔ اسکے بعد پھر وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہوگا۔

ترسیل زر اس بات کو ناظرین پھر نوٹ کرلیں کہ جو روپیہ آپ دفتر نور میں بھیجنا چاہیں وہ براہ راست دفتر نور میں ہی بھیجنا چاہیئے۔ دوسرے واسطہ سے صرف یہی نہیں ہے کہ روپیہ دیر سے ملتا ہے بلکہ بسا اوقات گم ہوجانے کا احتمال رہتا ہے۔

نور کی اشاعت نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں و آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجالا رہا ہے آج بیگانے بھی اسکے معترف ہیں مگر نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ اس بیچارے نام اشاعت پر کوئی اخبار بھی زیادہ دیر کیلئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر دنیا پر دین کو مقدم رکھنے والی قوم یہ چاہتی ہے کہ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کا سلسلہ بند نہ ہو تو اس آڑے وقت میں انہیں نور کی ضرور مدد کرنی چاہیئے اور آپ لوگ دو طرح سے مدد کرسکتے ہیں (۱) نئے خریدار پیدا کرکے (۲) نقدی سے۔ اس نقدی سے آپکی طرف سے سکھوں و آریوں میں نور کی مفت اشاعت ہوگی جسکا ثواب باقاعدہ نور میں چھپتا رہیگا۔ اگر آپ اب بھی کوئی عملی قدم نہیں اٹھائینگے تو سکھوں جیسی دلاور اور شجاع قوم میں تبلیغ اسلام کے بند ہوجانے کے آپ ذمہ وار ہونگے۔ ذرا آپ اپنی ذمہ واری پر غور کریں ۔

عملی اعانت اس آڑے وقت میں جن دوستوں نے نور کیلئے عملی اعانت کا ہاتھ بڑھایا انکا میں بہت مشکور ہوں۔ آئندہ

بار اہتمام شیخ عبدالحمید پرنٹر و ناشر الکمپنی پریس ہال بازار امرتسر میں چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے دفتر نور قادیان سے شائع کیا۔

تبلیغ کیلئے بہترین کتابیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کے لئے بے نظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے :-

(۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند۔ (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی۔ (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی۔ (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون۔ (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم۔ (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں۔ (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت۔ (۹) ویدوں کی اندرونی سیر۔ (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے۔ (۱۱) تناسخ کا بودہ پن۔ (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس علمی کسوٹی پر۔ (۱۳) آدین کتب میں شدھی کا دروازہ بند۔ (۱۴) آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے یا ایک سیاسی گروہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ گویا آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکالکر رکھدیا گیا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ؛

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنے سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر۔ آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اسلام کے نسبتاً زیادہ قریب ہیں۔ اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری تبلیغی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس معرکۃ الآراء کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ (۱) ویدوں کی حقیقت۔ (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار۔ (۴) اوتاروں کی تعلیم۔ (۵) ست جگ کے اوتار۔ (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں۔ (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں۔ (۸) ایشور سؤر کے روپ میں۔ (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) ترتیا جگ کے اوتار۔ (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں۔ (۱۳) رام اوتار۔ (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادتیں وغیرہ۔ گویا ہندوؤں کے کل گرنتھ جو ہزارہا اوراق پر مشتمل ہیں اور آجتک مسلمانوں کے کانوں تک ان گرنتھوں میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک نہ پڑی تھی اس کتاب میں ان سب کا نچوڑ نکالکر رکھدیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۴ ؛

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور اب دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا کہ اسکا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ صرف چند کاپیاں باقی ہیں سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بہترین حربہ ہے۔ قیمت فی کاپی ۶ ؛

ملنے کا پتہ: مینجر نور بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور

نور اینڈ سنز کی بیرہبد و شہرۂ آفاق ادویات

ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیجئے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ضعف بصر لگرے۔ خارش جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ گوہانجی۔ رتوند۔ ناخونہ۔ موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ ؛

ریلوے انسپکٹر کی شہادت جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی۔ ڈبلیو انسپکٹر گورداسپور جنکشن لکھتے ہیں "میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکے سرمہ کی جتنی تعریف کیجائے کم ہے۔ اسکے چند روز کے استعمال سے اب میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں اللہ آپکو اسکا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ میری یہ شہادت ضرور شائع کردیں اور ایکتولہ سرمہ اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں" اس شہادت کو جعلی ثابت کرنیوالے کو ایک ہزار روپیہ نقد ملے گا ؛

اکسیر البدن

(رجسٹرڈ) جس دوا کی خریدار و نکو دیر سے انتظار تھی آخر وہ تیار ہوگئی خواہشمند حضرات جلد منگوالیں۔ کیونکہ بوجہ قیمتی اجزاء کے بہت تھوڑی مقدار میں تیار کیگئی ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور اور شاہ زور کو ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کیلئے یہ دوا اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ دل دماغ میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے دور کرنیکے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ (صدر)

ایک حکیم کی شہادت حکیم پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی لکھتے ہیں کہ "یہ دوا مجھے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعصابی کمزوری و درد کمر جاتا رہا۔ نزلہ کی شکایت دور اور سستی کافور ہوگئی۔ بھوک کھل گئی۔ میں طبی خیال سے کہہ سکتا ہوں کہ بیشک یہ دوا ہر مرد و عورت۔ پیر و جوان کیلئے مفید ہے" ؛

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر ایک معدہ کمزور ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں۔ متے جی متلانا۔ ہیضہ پیچش۔ جگر و تلی کا بڑھجانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی بلکہ ہاضمہ کو تیز اور بھوک کو بڑھاتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی اور رنگ کو نکھارتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ جو مدت تک کافی ہے ؛

موتی دانت پوڈر

(رجسٹرڈ) حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کردیں یہ منجن کل بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔

ملنے کا پتہ: مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ مذہب کی حقیقت

نمبر

آج کسی آریہ اخبار کو اٹھا کر دیکھئے۔ آپ اس بات میں اسے ملوث پائیں گے۔ کہ اسلام میں جہاد کی تعلیم ہے حالانکہ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ اسلامی جہاد کے کیا شرائط ہیں۔

سورہ بقر میں وارد ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین"

جو لوگ تم سے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں ان سے لڑو۔ اور زیادتی نہ کرو بے شک ظالم لوگ خدا کو نہیں بھاتے"

یہ ہے اسلامی جہاد کی فلاسفی یعنی تم ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور پھر ان سے بھی زیادتی نہ کرو۔ یعنی ان سے صرف اتنا ہی لڑو جتنا انہوں نے تمہارے ساتھ کیا۔ کیونکہ حد سے بڑھنے والے ظالم ہوتے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ فان انتھوا فان اللہ غفور الرحیم" یعنی اگر باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ یعنی ان سے لڑنا بند کر دو

اب آریہ سماج کے دونوں کو ذرا غور کرنا چاہئے کہ یہ اسلام کی کیسی سلامتی اور صلح کی تعلیم ہے۔ کیا کوئی مذہب ایسی تعلیم پیش کر سکتا ہے۔ ہم دور کیوں جائیں خود آریہ سماج کی کتب کی پرتال ہی کیوں نہ کر لیں جو آئے دن اسلام پر جہادی جہادی کے آوازے کستا ہے۔ تاکہ آریہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیش محل میں بیٹھ کر سنگ انداز قلعہ پر کنکریاں پھینکنی یا اپنے شہتیر سے لاپرواہ ہو کر دوسرے کے تنکے پر حرف گیری کرنی کسی طرح قابل تعریف نہیں کہا جا سکتا۔

یجروید ۱۳/۱۱ کا ترجمہ شری سوامی دیانند صاحب یہ کرتے ہیں:۔

"اے راج پرش آپ دہرم کے مخالفوں کو آگ میں جلا ڈالیں اے جاہ و جلال والے پرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اس کو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلا ڈالیں"

اب آریہ دوستان اگر ان میں کچھ بھی انصاف کی رمک ہے۔ وہ اسلامی جہاد سے اس سماجی جہاد کا موازنہ کریں۔ اول تو یہ کہ دہرم کے مخالفوں کو جلا ڈالیں خدارا ذرا غور کر دیکھیا ایسے عقیدے کے لئے دنیا میں کوئی جگہ ہے جو صرف اختلاف رائے پر دوسرے کو جلا مارنے والی وحشیانہ سزا کو روا رکھتا ہے۔ اور پھر صرف اسی پر بس نہیں۔ جو خود تو مخالف نہیں مگر ہاں اگر وہ کسی مخالف کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تو پھر اس بدبخت کو الٹا لٹکا کر لکڑی کی طرح خشک کر دینا چاہیئے۔ یہ صرف مخالفوں کی مدد کرنے والوں کے لئے سزا ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ خود مخالف کے لئے کہاں تک سزا ہوگی۔ اس کا تو تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ آج اگر خدانخواستہ پانچ منٹ کے لئے بھی ہندوستان کی باگڈور ہمارے آریہ دوستوں کے ہاتھ میں آجاوے۔ تو ہندوستان کی کس طرح اینٹ سے اینٹ کھڑک سکتی ہے۔ اس کا تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سناتنی، عیسائی موسائی، مسلمان، سکھ، برہمو، دیو سماجی وغیرہ آریہ سماج کی دربار سے کس سلوک کے مستحق ٹھیرتے ہیں۔ اس کے لئے ذرا آپ مذکورۃ الصدر منتروں پر غور کر لیجئے۔

کیا یہ تعلیم رکھنے والوں کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ دیانت داری اور انصاف کے ساتھ اسلام کے جہاد پر نقطہ چینی کر سکیں ہرگز ہرگز نہیں۔

تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

پھر اور ملاحظہ ہو۔

"ہے بہما اور قوم کے مالک! آپ جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے جو ہمارے ساتھ عداوت کرے ہمارے پیچھے غیبت کرے جو ہمارے ساتھ فریب کرے ان سب کو جلا کر راکھ کر ڈالئے" (یجر وید بھاش ط ۱۰۹۶)

پھر اور ملاحظہ ہو یجر وید بھاش صفحہ ۵۰۰

"دشمنوں کو ناش کرنے کے لئے میں آپ کو وہ بار بار کرتا ہوں"

جو زمین پر چلنے والے اسر اور راکش ہیں انکو برباد کرنا چاہیئے" (بھاش مذکور صفحہ ۱۶۹)

کیا یہ منتر کسی مزید تشریح کے محتاج ہیں جس قدر سماوی مذہب ہیں (سوائے آریہ) وہ اس لئے خدا کی بندگی اور پوجا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مزاج میں صفائی اور پاکیزگی پیدا کرے۔ مگر وہ ہے زمین کے تختہ پر صرف آریہ مذہب ہی ایک ایسا نرالا مذہب ہے۔ جنہیں ان کا وید مقدس انہیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ دشمنوں کے ناش کرنے کے لئے میں آپ کو (خدا کو) یاد کرتا ہوں"

جو زمین پر چلنے والے اسر اور راکش ہیں انہیں برباد کرنا چاہیئے۔ بھاش مذکور صفحہ ۱۶۹

اس کے ساتھ یہ جتلا دینا ضروری ہے کہ آریوں کے علاوہ جو دوسری مخلوق ہے وہ آریوں کے نقطہ خیال سے ملیچھ اور راکشس اور اسر ہیں اب آریوں کا یہ کہنا کہ جس قدر زمین پر چلنے والے اسر اور راکشس ہیں انہیں برباد کرنا چاہیئے" اگر خدانخواستہ آریہ صاحبان کے ہاتھ میں دو منٹ کے لئے بھی ہندوستان کی باگڈور آجائے۔ تو جو وہم اور اودر برپا ہو سکتا ہے۔ وہ کسی شریک کا محتاج نہیں۔ غیر آریوں مثلاً عیسائیوں، مسلمانوں، سکھوں، برہموؤں، دیو سماجیوں حتیٰ کہ سناتنیوں پر بھی جبطرح ہندوستان کی وسیع زمین تنگ ہو سکتی ہے۔ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اے آریہ دوستو! ذرا انصاف سے کہنا۔ کہ کیا اس تعلیم کی موجودگی میں آپ کو یہ حق پہنچ سکتا ہے۔ کہ آپ اسلام کی سلامت روی اور صلح جو تعلیم پر حرف گیری کر سکیں۔ جس کا خطرناک سے خطرناک دشمنوں کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ

فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم۔ پس اگر باز آجائیں تو درگذر کرو۔ کیونکہ اللہ غفور الرحیم ہے۔

جاؤ ویدوں کی سطر سطر حرف حرف تلاش کر جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

اسلام کی جہادی سپرٹ کے عنوان سے مشہور دشمن اسلام پرکاش دیر خاش لکھتا ہے کہ ریف (مراکو) میں عبدالکریم اور ہسپانیہ کے درمیان جو جنگ ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالکریم نے اس میں تمام عیسائیوں کے خلاف عام جہاد کا اعلان کرکے اسلام کی جہادی سپرٹ کو اس کے اصل روپ میں ظاہر کرنیکا تہیہ کرلیا ہے"۔

اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو ہم کالے کوسوں بدو بیٹھے ہوئے کوئی صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ غازی عبدالکریم کے اعلان کا اصل مقصد کیا ہے۔ مگر اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ مخالف قوم غازی عبدالکریم کی ظلم ایک نظر نہیں دیکھ سکتی اور عرصہ سے اپنی آزادی کے لئے برسرپیکار ہے۔

دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھنے سے قبل یہ زیادہ مناسب ہوتا کہ پرکاش ذرا اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دیکھ لیتا یجروید ۱۲/۱۲۔

"اے راج پرش آپ دہرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں ڈالیں۔ اے جاہ وجلال والے پرش وہ جو ہمارے دشمن لوگوں کو حوصلہ دیتا ہے آپ اس کو الٹا لٹکا کر لکڑی کی طرح جلائیں"۔

پرکاش پھر دیکھو یجروید ۱۵/۱۲ و ۶۶/۱۶ و ۲۵ و ۲۶/۱۰ وغیرہ کیا اب بھی اپنی گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ ٹھنڈے دل سے صداقت ونیک نیتی کے ساتھ غور کرنا جو شیلے آریوں کی شان سے بعید ہے۔ شکر ہے کہ آریوں کی کہیں سلطنت نہیں ورنہ ایک منٹ کے لئے بھی امن نہ رہ سکتا۔

اسلام پر جبر کا الزام وہی پرکاش لکھتا ہے "یہ خیال کسیکا بھی ہو غلط ہے کہ مسلمانوں پر ہماری تہذیب کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ یہ ٹھیک ہے کہ کثیر التعداد ہندو تپت ہوکر مسلمان ہوگئے۔ مگر اس کا کریڈٹ اسلامی تہذیب کو نہیں بلکہ اسلامی مظالم کو ہے"۔

نور:۔ اے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ کیا آج کل جبکہ ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت نہیں اور مسلمان ایک ماتحت غلام قوم ہے ہر مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہ کس مظالم کا نتیجہ ہے کیا افریقہ میں جو ہڑاوہڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔ یہ کس ظلم کے صدقے۔ خاص انگلستان میں جو سینکڑوں انگریز مسلمان ہو رہے ہیں۔ یہ کس مظالم کے طفیل کیا ایڈیٹر پرکاش پر یہ واقعات کچھ اثر کریں گے ہرگز نہیں کیوں؟

؎ یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

کرشن بھگوان پر شراب نوشی کا الزام اخبار آریہ ویر راولپنڈی اپنے ۱۴ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ بھوشیہ پران میں لکھا ہے کہ شری کرشن بھگوان شراب پیا کرتے تھے" میں سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی پر ایک بڑا بھاری الزام ہے۔ اور بھوشیہ پران سناتنی صاحبان کی ایک مستند کتاب ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ کوئی سناتنی ودوان جس قدر جلد سے جلد ممکن ہوسکے۔ اس الزام کی تردید کرکے اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کرے۔

کیا علم پڑھنا مکاری ہے راوہا سوامی مت کے گرنتھ پرودیا کی اس طرح ان الفاظ میں تردید کی گئی ہے۔

ہے بدیا تو بڑی ابدیا ❊ سنتن کی تیں قارنہ جانی
سنت پریم کے سندھو بھرے ہیں ❊ تیں اتی بڑی کیچڑ سانی
بدیا چھوڑ کر دیہ کرتی ❊ تو پاؤں سنت نام نشانی
سنت شتا بدیا سے نیارا ❊ بدیا ٹھگی جیو ٹھگانی
ناتے بدیا سبھی بہا دو ❊ سنت سمرن پکڑ اوبھ آنی
سنت نہ بدیا پڑھے کوئی ❊ ان کے اتو بھو سمند سمانی

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بدیا اور اودیا ایک ہی ہے ودیا کو چھوڑ دو۔ اور سنتوں کو پکڑو۔ سنت کوئی بدیا نہیں پڑھتے۔ ان کا مت نیارا ہے۔

خدا کی قدرت اس انیسویں صدی میں جب کہ علم اور روشنی کا زمانہ ہے۔ ایک ایسا مذہب بھی موجود ہے۔ جو علمیہ ودیا اور علم کے پڑھنے کو مکاری اور ٹھگی کے مترادف سمجھتا ہے۔

بھیڑوں کا گلہ گوپی چند صاحب متری آریہ بھگت پنجاب ۲۴ اپریل کے پرکاش میں لکھتے ہیں:۔

"کہ اگر سچ پوچھا جائے۔ تو جو لوگ آریہ سماج میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ آریہ سماج کی بھیڑوں کا ایک گلہ ہے کیونکہ آریہ سماج میں چار ورن ہیں۔ اور ہر ایک انسان کا کسی نہ کسی ورن میں ہونا ضروری ہے۔ لیکن ان لوگوں کا کوئی ورن نہیں۔ اگر چہ شدھ ہوا ہے تو وہ بھی آریہ۔ ڈوم شدھ ہوا ہے۔ وہ بھی آریہ۔ بھوائی بھی آریہ۔ چوہڑہ بھی آریہ۔ لیکن شدھ کرنے والے خود بھاٹیہ چوپڑہ۔ ورما۔ شرما۔

نور:۔ کیا یہ تحریر اشدھی کے ماتم کی منہ بولتی تصویر نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک آریہ سماج، شدھ ہونے والے کے لئے کوئی ورن تجویز نہیں کرتا۔ تب تک شدھی کا ڈھول محض پول ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ کسیکو گاڑی کا ٹکٹ تو دیدیا جائے۔ مگر اس کے لئے کوئی درجہ تجویز نہ کیا جائے۔ اور وہ پلیٹ فارم پر دھکے کھاتا پھرے۔

ایسا کیوں اگر سچ پوچھا جائے۔ تو آریہ شدھی کوئی شدھی نہیں۔ یہ ایک سیاسی شدھی ہے ورنہ مذہبی نقطہ خیال سے تو آریوں یا ہندوؤں میں شدھی کا دروازہ بالکل بند ہے۔ کیونکہ اس مذہب کے بزرگان اسلاف میں شدھی کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اگر از روئے مذہب ایسا ہوتا تو اشدھ ہونیوالوں کے لئے کوئی ورن بھی ضرور مقرر کیا جاتا اور شدھ ہونیوالے بھی اسے بخوشی سمجھتے ہیں کہ ہماری اشدھی کا شور وشر محض وقتی طور پر لڈو سے لڈو چھوا دینے تک محدود ہے۔ باقی معاشرتی اور تمدنی

اعتذار

کالج نور کمیونیٹی یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہونیکے لئے، سی کلاس ہونیکی وجہ سے اور قادیان میں وقتی ضرورت کے لئے دوسرے کالج کا کتب کا منا بہت صفحہ پیش ہے اس وجہ سے پرچہ آئندہ مکمل وقت میں شائع ہوگا۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ۱۲ صفحہ پر شائع کیا جائے گا۔ ایڈیٹر

تعلقات کے نقطہ خیال سے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

مسلمان کب بیدار ہونگے

باوجود زمانہ سلف کے تاریک ہونے کے پھر بھی آریوں کی ہمت قابل داد ہے۔ لاہور میں جو صاحب تحریک شدھی کے انچارج ہیں۔ ان کا دفتر بہت وسیع ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اپنے کام کو کس تیزی اور تندی سے کر رہے ہیں دوسری طرف اسلام مشنری مذہب ہے۔ اس کا ہاضمہ بہت زبردست ہے۔ تمدنی۔ مجلسی۔ و معاشرتی تعلقات میں جو رواداری اور مساوات اسلام میں ہے۔ یہ بات آریہ مذہب کو خواب میں بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مگر افسوس ہے تو یہ کہ مسلمان خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔ اور ان کی آنکھ اسیوقت کھلتی ہے۔ جب پانی سر سے گذر جاتا ہے۔ تب شور و پکار بڑی تیز ہوتی ہے۔ مگر سانپ گذر جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ

۱۹۰۹ء میں میں نے نور میں پے در پے کئی مضامین لکھے کہ راجپوتانہ میں خام عقیدہ و مسلم راجپوتوں کو گمراہ کرنے کے لئے آریوں نے جال پھیلایا ہے۔ حتیٰ کہ بعض گاؤں کے نام تک بتلا دیئے۔ آریوں کی ریشہ دوانیوں پر وسعت سے تبصرہ کیا گیا۔ مگر مسلمان بیدار نہ ہوئے۔ اگر ہوئے تو کب جبکہ ۱۹۲۶ء میں پانی سر سے گذر گیا تھا۔ اور اس وقت کہ چڑیاں کھیت چگ چکی تھیں۔ اب بھی اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے۔ تو شدھی کی تحریک وہ رنگ لانیوالی ہے کہ مسلمانوں کو ۲۴ء سے بھی زیادہ تاسف اور اندوہ سے ہاتھ ملنے اور سر دھننے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔

پنڈت مالویہ جی کا نیا ارشاد

بہار پراونشل ہندو کانفرنس کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے۔ ایک شخص کے اس سوال پر پنڈت جی نے فرمایا کہ:۔

"ہاں قانون اور مذہب دونوں قاتل اور رہزن کی سزا بلکہ ان کے قتل کی اجازت دیتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنا حق سمجھتا ہے۔ کہ استعمال کرے"۔

کسی رہزن اور ڈاکو یا قاتل کو قتل کرنا یا سزا دینے کے لئے صاحب قانون (حاکم وقت) کو حق پہنچ سکتا ہے۔ اگر اس طرح ہر ایک شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے لگے۔ تو کیا دنیا کا امن ایک منٹ بھی قایم رہ سکتا ہے۔ آگے اشدھی اور سنگھٹن نے ہندو ملک کی فضا کو جس قدر مکدر کر دیا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور اب دیکھیں کہ پنڈت صاحب موصوف کا یہ نیا ارشاد کیا گل کھلائے۔

شادی کرنیکا حق کسکو ہے

پرکاش اپنے ۱۵ اپریل کے شمارہ میں لکھتا ہے۔ کہ وہ واہ (شادی) کا حق کسکو ہے..... جو ہر مستری ہو جس نے وید کو پڑھا ہو۔ جس نے چاروں ویدوں کو پڑھ لیا ہو۔ وہ اتم برہمستری ہے۔ لیکن جس نے ایک وید بھی پڑھا ہو۔ وہ بھی برہمستری ہے۔ گو نچلے درجہ کا ہو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں کس قدر ایسے لوگ ہیں جو چاروں ویدوں کو پڑھ کر یا کم از کم ایک وید کو ہی پڑھ کر شادی کرتے ہیں۔ غالباً لاکھوں میں ایک بھی ایسا آدمی نظر نہیں آئے گا۔ خود ایڈیٹر صاحب پرکاش کا دل اس کا سب سے بہتر جواب دے سکتا ہے۔ تو ان حالات میں جو شادیاں آریہ سماج میں ہو رہی ہیں وہ جائز ہیں یا ناجائز۔

شدھی کے ڈھول کا پول

۲۱/۲۶ اپریل ۲۶ء کا پرکاش لکھتا ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات میں یوپی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کا ڈیرہ دون میں جلسہ تھا وہاں کے لوگوں نے باہر سے آنیوالے مہمانوں کو اپنے ہاں ضیافت کے لئے مدعو کیا ان میں سے ایک بے چارے لالہ بہاری لال جی رہنے والے (چمار) سبھا کے پردھان بھی تھے۔ گو جاتی کے لحاظ سے وہ اچھوت ہیں۔ لیکن یوگیتا گن۔ گیان اور سوشل پوزیشن کے لحاظ سے وہ اعلیٰ ورن والوں سے کسی بھی صورت میں کم نہیں۔ آپ نے ایک دن کے لئے پرتی ندھیوں کو بھوجن کے لئے اپنے ہاں مدعو کیا تھا۔ لیکن حیرانی کی بات ہے۔ کہ ڈیرہ دون آریہ سماج نے منظوری دعوت کو اس طرح مشروط کر دیا۔ کہ بھوجن بنانے والے سب برہمن ہی ہوں گے۔ لالہ بہاری لال کو صرف بھوجن کا خرچ دے دینا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے اسپر لالہ بہاری لال نے صرف یہ چاہا۔ کہ بھوجن پکوانے کا پربندھ آریہ سماج کرے۔ لیکن بھوجن پروسنے والے ہماری جاتی کے تین چار پڑھے لکھے شدھ اور صاف اشخاص ہونگے لیکن افسوس کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج ڈیرہ دون نے لالہ بہاری لال کی یہ شرط بھی منظور نہ کی۔ اور نامنظور کرنے کی وجہ یہ دی۔ کہ اس بات پر پرانی ندھی بھا کے ممبران میں مت بھید ہو جائیگا"۔

کیا اب بھی اشدھی کے ڈھول کے پول میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے۔ کس برتے پر تنتا پانی۔ مگر قربان جایئے آریوں کے استقلال یا کچھ اور پر کہ وہ ابھی تک برابر شدھی کا نقارہ پیٹ رہے ہیں۔

عبدالکریم کی پوزیشن

قبائل ریف کے سردار عبدالکریم کی جو ہسپانیہ سیاہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ جنگی پوزیشن اس وقت مضبوط ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی سپاہ میں دس ہزار اعلیٰ تربیت یافتہ ضابطہ کے پورے پابند اور جدید آلات حرب سے مسلح سپاہی شامل ہیں۔ جو ایسے پہاڑی مورچے کی حفاظت پر ہیں۔ جس کے ارد گرد بہت سی خندقیں ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی مدد پر پانچ ہزار اہل قبائل بھی ہیں۔ اس کے توپ خانہ کا انتظام یورپین افسران کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا سلسلہ رسد رسانی ایک انگریز کے ہاتھ میں بتایا جاتا ہے۔ جو ہندوستان میں کسی وقت محکمہ ٹرانسپورٹ میں رہ چکا ہے۔ اسلحہ بارود و گولی نہ ختم ہونیوالا ذخیرہ بھی اس کے پاس ہے۔

آریہ سماج کی اندرونی حالت

۲۱ اپریل کا آریہ ویر لکھتا ہے کہ معمولی آریہ تو درکنار لیڈر بھی ایک دوسرے کا منہ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ دو والیوں (عالموں) میں پرسپر دویش (باہمی اختلاف) بڑھ رہا ہے مل کر بیٹھنا اور کسی سمیا پر وچار (غور) کرنا ان کے لئے کٹھن ہو رہا ہے۔ اس کے واسطے دیانند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن شادی کے وقت پریشر کے حالات شاہد ہیں۔"

نور: مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آریوں کی باہمی مخالفت مسلمانوں کو زیان پہنچانے میں کوئی کمی پیدا نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں آریہ سناتنی سب ایک ہیں۔ جیسا کہ ملکانہ شدھی نے ثابت کر دیا ہے۔ حالانکہ آریوں اور سناتنیوں کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیا مسلمان بھی ہندوؤں کے اس سنگھٹن سے کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

شیخ چلی کے خواب

یہی اخبار آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ

"ہمارے پرانے دعوے کہ ہم لنڈن۔ چین۔ جاپان اور مکہ مدینہ میں اوم کا پہرا لہرائیں گے۔ سب باطل ہو رہے ہیں۔ اور شیخ چلی کے خواب نظر آ رہے ہیں

نور: یہ ہمیشہ شیخ چلی کے خواب ہی تھے۔ واقعات کب تک تھے۔ مذہبی نکتہ خیال سے آپ مسلمانوں کو دیں گے کیا اور لیں گے کیا۔ قادر مطلق خدا کی بجائے ایسا بے بس خدا جو روح اور مادہ کے پیدا کرنے سے عاجز نکاح ثانی کی بجائے بیوگ وسعت قلبی کی بجائے تنگ ظرفی، زندہ زبان عربی کے بجائے مردہ زبان سنسکرت وغیرہ وغیرہ۔

جب منصف مزاج آریہ (اگر کوئی ہے) ان حالات پر غور کرتے ہوں گے۔ تو خود ہی ان کے دل ان کو ملامت کرتے ہوں گے۔ کہ کس برتے پر تتا پانی۔

غیر ممالک کے خریدار ضرور بڑھیں

دوستوں نے تا حال نور کا چندہ عطا نہیں فرمایا۔ وہ جلد اپنی قیمتیں بھجوا کر خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دیں۔ آپ کے ہاں وی پی نہیں جا سکتا۔ نور کے چندہ کی ادائیگی صرف آپ کی توجہ پر منحصر ہے۔ اس لئے آپ کی توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

چندہ کی ترسیل کے لئے خاص طور پر توجہ کرنے والے دوستوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) جناب غلام مصطفےٰ صاحب ہانگ کانگ
(۲) جناب عبدالرحمٰن صاحب نیروبی (افریقہ)
(۳) جناب محمد حسین صاحب نیروبی (")
(۴) جناب عبداللہ خانصاحب ٹیشش ماشروئی افریقہ
(۵) جناب محمد بشیر خانصاحب نیروبی (افریقہ)
(۶) جناب ڈاکٹر فضل دین صاحب کمپالہ (")
(۷) جناب الٰہی بخش صاحب بمبو (")
(۸) ڈاکٹر ایچ۔ اے یوسف زئی کماران (عراق)

نہایت عمدہ مکان فروخت ہوتا ہے

مسجد اقصیٰ سے صرف ایک قدم کے فاصلہ پر دو منزلہ عالیشان مکان فروخت ہوتا ہے۔ مسجد سے اس قدر قریب کہ انسان گھر بیٹھے بخوبی درس سن سکتا ہے۔ بازار و ڈاک خانہ و دفاتر سے اس قدر قریب تر کہ ملازم رکھنے کی ضرورت نہیں شہر کے عین مرکز میں واقع ہونے سے بفضل خدا بہت محفوظ ہے۔ نصف کنال زمین پر واقع ہے مکانیت حسب ذیل۔

ڈیوڑھی ۱۲ × ۳/۴، فیٹ مردانہ مٹیھک ۲۰ × ۱۰ فیٹ سونے کا کمرہ ۲۵ × ۱۰ اسباب رکھنے کا کمرہ ۱۱ ۱/۴ × ۳/۴ ۹ زنانہ مٹیھک ۲۱ ۱/۲ × ۱۳ فیٹ باذوقی خانہ ۱۸ ۱/۲ × ۱۲ صحن ۲۴ × ۱۸ فیٹ بالاخانہ ۲۰ × ۱۰ امکان کی چھت پر چوطرفہ ۶ فیٹ اونچے پردے مکان کے اندر باہر پختہ فرش۔ اس قدر ہوادار کہ گرمیوں بھی انسان اندر سو سکتا ہے۔ دونوں طرف شارع عام ایک شارع عام جو بازار بن رہا ہے۔ اور اس طرف چار دوکانیں بن سکتی ہیں۔ قیمت کا معاملہ دوستوں کے سپرد کیا جاوے۔ وہ جو قیمت ڈالیں فریقین کو قبول کرنی ہوگی۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔ معرفت۔ منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سناتنی آریہ اشدھی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں

جگت گورو شری شنکر آچاریہ گورو ہن پیٹھ نے دوآبہ پہاڑ پرانت سناتن دھرم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ہوشیار پور میں اپنے خطبہ صدارت میں ایک جگہ آپ نے فرمایا۔

"ہم ان (دیگر اقوام) کو اچھوت مانتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ دوسرے مذہبوں میں نہ چلے جائیں۔ اس آفت سے بچنے کے لئے ہم ان کو چھوا کریں؟ اگر ہم شاستروں کی درشٹی (سند) سے کہیں کہ ان کو چھونا ہمارا کرتویہ (اصول) ہے تو ہمیں صاف کہہ دینا ہوگا۔ کہ نہیں چھونا چاہیئے۔ خواہ اسکے کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو۔ ..... شاستروں میں چنڈالوں کے ساتھ ایک کنوئیں پر پانی پینا منع ہے جن کنوؤں پر ایک (چنڈال شخص) پانی بھر سکتا ہے۔ ان پر شودر بھی پانی بھر سکتا ہے۔ ان کے ساتھ ایک کنوئیں پر پانی بھرنا بشدھ (ناجائز) ہے اس کا پرائشچت ہے۔ عام پبلک کنوؤں پر انہیں اوہیکار دو۔ اپنے ورنوں کے لئے علیحدہ کنوئیں بناؤ۔ ان کی تکلیفات دور کرو۔ پریم کا بیوہار کرو۔ جو بچے ہندو دھرم کے پریمی ہیں وہ دوسرے مت میں نہیں جا سکتے۔ ہم رشوت یا ڈر سے ایسا نہیں کرتے۔ اور اس رشوت کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔ اچھوتوں کو اسلام میں جانے سے بچانے کے لئے یہ یاد رکھو کہ ہم خود دن بدن مسلمانوں کے نزدیک جا رہے ہیں۔ (اخبار جگت ۳ مارچ ۲۶ء)

نور: اب اس کے مقابلہ میں چند آریوں کا لوگوں کو دکھلانے کے لئے لڈو سے لڈو چھوا لینا حقیقت ہی کیا رکھتا ہے۔

حضور نظام کے خلاف پروپیگنڈے کی حقیقت

بعض اخبارات میں یہ افواہیں شایع ہوئی ہیں کہ حضور نظام نے گائے کی عکسی تصویر پاس رکھنا ممالک محروسہ کے اندر جرم قرار دیا ہے۔ ہندو جرائد اس بے بنیاد افواہ پر معاندانہ رائے زنی کر رہے ہیں۔ یہ حضور نظام کو بدنام کرنے کے لئے محض افترا پردازی اور پروپیگنڈا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ممالک محروسہ میں گائے کی عکسی تصویر تقسیم کی جا رہی ہے۔ جس کے پاؤں کے نیچے قرآن کریم کی چند آیتیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث چھاپی گئی ہیں۔ اس سے حضور نظام کی رعایا کے درمیان سخت اضطراب پھیل رہا ہے۔ اور اس سے نقص امن کا زبردست اندیشہ تھا۔ اس لئے اعلیحضرت

نوٹ: حضور نظام کے خلاف اشتعال انگیز تصویر کی تقسیم کی ممانعت کی خبر جاری کرنے کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے گائے کی تصویر کے خلاف حکم جاری نہیں فرمایا۔ بلکہ گائے کی تصویر کے خلاف اشتعال انگیز تصویر کی تقسیم کی ممانعت فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ اور مسلمان

نمبر ۴

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان ہر دو میں سے باوا صاحب نے کس کو پسند کیا ہے۔ ایک خدا ترس شخص کے لئے تو یہی کافی ہے۔ کہ باوا صاحب کو الہام میں حکم دیا جاتا ہے۔

"اے نانک باحضرت مکہ مدینہ کاج کر"

(جنم ساکھی بھائی والا صفحہ ۱۳)

اور وہ اس بات پر یقین کرے گا۔ کہ یقیناً باوا صاحب مسلمان تھے۔ ممکن ہے۔ کوئی ان صاف لفظوں کے ہوتے ہوئے کہدے۔ کہ مکہ مدینہ کے حج سے ہر دوار یا کاشی یا کسی اور تیرتھ کی یاترا مراد ہے۔ سو اگرچہ یہ اس کی غلطی ہوگی۔ مگر میرے دوستو! میں بتاتا ہوں۔ کہ اس "حضرت مکہ مدینہ" سے مراد وہی مکہ مدینہ ہے جو عرب میں واقع ہے۔ اور جہاں تمام روئے زمین کے مسلمان جاتے ہیں نہ کہ کوئی اور تیرتھ۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۸۵ پر باوا صاحب کا ایک اور الہام درج ہے۔ جس میں صاف طور پر ہندوؤں کے تیرتھوں کو منسوخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پھر باوا صاحب کو الہام ہوا۔ کہ

وڈیائی تسانوں شیخ دی ملی ہے

دیول دیوتے اور پراچین تیرتھ جو ہندوؤں

کے ہن انہانوں منسوخ کرو اور کوزہ

اور مصلے دی مہما جہاں وچ ورتاؤ"

مطلب بالکل صاف ہے۔ کہ باوا صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ آپ کو شیخ کا رتبہ دیا گیا ہے۔ ہندوؤں کی دیول دیوتے اور قدیمی تیرتھ جو شرک کی جڑ ہیں انکار و کرد کوزہ اور اذان کے فوائد لوگوں کو سمجھاؤ "حضرت مکہ مدینہ" کا حج اور ہندوؤں کے دیول دیوتاؤں اور پراچین تیرتھوں کی تردید کا حکم بذریعہ الہام ملنا اور باوا صاحب کا اس پر عملدرآمد کرنا آپ کے مسلمان ہونے پر شاہد ناطق ہے۔ پھر ان آسمانی احکام کی تعمیل میں باوا صاحب حج کو گئے۔ بے شک باوا صاحب بعض تیرتھوں میں بھی گئے۔ مگر وہاں جاکر کیا کیا؟ یہی کہ ان کی تردید اور ان میں رہنے والے لوگوں کو تلقین ہدایت کی۔ نہ کہ وہاں جاکر ان لوگوں جیسے ہی عمل کئے چنانچہ گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۱ میں آپ فرماتے ہیں

تیرتھ نہائے نہ اوترسیں میل

کرم دھرم سب ہومی پھیل

یعنی تیرتھوں کے نہانے سے دلی پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی دل دنیوی ملونیوں سے الگ ہوتا ہے بلکہ تیرتھوں کی یاترا سے تمام نیکیاں ضایع ہو جاتی ہیں پھر ایسا ہی گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۳ میں فرماتے ہیں

ایہہ من میلا اک نہ دھیائے

انتر میل لاگی بہو دوجے بھائے

تٹ تیرتھ وسنتر بھوئے اہنکاری

ہور دوجے ہوئے میل لادنیاں

یعنی آلائش گناہ سے ملوث ہونا اور اس سبب سے خدا کا انکار کرنا موجب خسران ہے۔ تم خیال کرتے ہو کہ جو تیرتھوں کی یاترا سے تمہارے دل پاک ہو رہے ہیں بلکہ تکبر اور غرور سے بھرے جا رہے ہیں۔ اور خدا کو تکبر اور غرور پسند نہیں۔ بلکہ عجز و انکسار پسند ہے۔

اسیطرح آپ فرماتے ہیں۔ (دہنا سری محلہ پہلا)

تیرتھ نہاون جاؤ تیرتھ نام ہے

تیرتھ شبد بیچارا انتر گیان ہے

تم تیرتھوں کے لئے اس قدر مصائب برداشت کرتے ہو۔ لیکن یہ اصلی تیرتھ نہیں۔ اصلی تیرتھ تو خدا تعالیٰ کی بندگی ہے۔ اسی کی عبادت میں سب تیرتھ ہیں سوچاہیئے کہ اسی کی محبت اور اسی کے گیان اور اسی کی معرفت کے تیرتھ میں اشنان کرو۔ تا تمہیں حقیقی اطمینان قلب حاصل ہو۔ اور تم رضاء الٰہی پاسکو۔

حج کے متعلق جس قدر شد و مد کے ساتھ باوا صاحب نے عقیدت ظاہر کی ہے۔ اور جس طرح آپ نے اپنے سفر حج کو اختیار کیا۔ وہ بہت سے حضرات پر عیاں اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ باوا صاحب مسلمان تھے۔ اس قدر کافی ہوگا۔

خدا اور اوتار

حضرات اب میں آپ کو باوا صاحب کے متعلق یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اوتاروں کے قائل تھے۔ یا خدا کے۔ مجھے یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کہ اوتار کیا چیز ہے۔ اور ہندوؤں کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ میرے دوست ایک نبی یا ایک رسول یا ایک پیغمبر کے آنے اور ان کے کاموں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ایک نبی اور ایک رسول اور ایک پیغمبر کن حالات میں آتا ہے۔ اور آکر کیا کام کرتا ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب جانتے ہیں۔ کہ جب روحانیت دنیا سے دور ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس روحانیت کو پیدا کرنے کے لئے کسی شخص کو مامور کر کے دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ اور اس مامور کا نام نبی یا رسول یا پیغمبر ہوتا ہے۔ ہندوؤں نے ان لوگوں کو جنہیں مسلمان نبی رسول یا پیغمبر کہتے ہیں۔ اوتار کے نام سے نامزد کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ انہوں نے ایک ایسی صورت پیش کر دی ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں۔ مسلمان تو ایسے اشخاص کو خدا تعالیٰ کا مامور مانتے ہیں۔

لیکن ہندو یہ کہتے ہیں کہ وہ خود خدا ہوتے ہیں جو بندوں کی طرح کسی کے گھر میں جنم لیتے ہیں۔ اور چند روز دنیا میں رہ کر اور لوگوں کو ہدایت دیکر پھر بندوں کی طرح فوت ہو جاتے ہیں۔ اب مامور کے متعلق ہندو اور مسلم عقیدہ میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔ کہ باوا صاحب دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی تردید کرنی شروع کی۔ اور اس بات کو بڑے زور سے پیش کیا۔ کہ خدا پیدا ہونے اور جونوں میں آنے اور مرنے وغیرہ سے پاک ہے۔ چنانچہ جپ جی صاحب میں آپ کا ایک مشہور قول بھی اس مطلب کا ہے۔

"اجونی سے بھنگ"

چونکہ خدا حادث نہیں۔ اور پیدا نہیں ہوتا۔

اس لئے وہ مرتا بھی نہیں۔ ایسا گرنتھ صاحب آدرام کلی محلہ ۵ میں فرماتے ہیں۔

اوتار نہ جانے انت
پرمیشر پار برہم بے انت

یعنی یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ جو اوتاروں یعنی رشیوں کو عین پرمیشور سمجھتے ہیں۔ پرمیشور تو انسانی قالب اختیار کرنے سے پاک ہے۔ اوتار کے معنی نہیں کہ وہ خود خدا ہے۔ جو دنیا میں کسی کے گھر پیدا ہو کر آگیا۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا شخص دنیا میں آگیا۔ جو دوسرے لوگوں کے بالمقابل معرفت سے زیادہ آگاہ ہے اور خدا کی طرف سے مامور ہے۔ کہ وہ لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل کرائے۔

پھر ایسا ہی گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ۵ میں فرماتے ہیں۔

سو مکھ جلو جت کہ ٹھاکر جونی

وہ شخص دورخی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ خدا جونوں میں آکر انسانی قالب اختیار کرتا ہے۔ غرض اسی طرح باوا صاحب نے کئی مقامات پر بڑے زور کے ساتھ ہندو کے اس عقیدہ کی تردید کی۔ اور نقائص بتلائے ہیں جو وہ اوتاروں کے متعلق رکھتے تھے۔ لیکن خدا کے متعلق بتلاتے ہیں کہ وہ ایسی وراء الورا ہستی ہے۔ کہ باوجودیکہ لوگوں نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سنیاس اور بیراگ اختیار کیا۔ مگر پھر بھی اس کے انت (اسرار) کو نہ پا سکے وراس کی حقیقت سمجھنے سے عاجز رہے۔ چنانچہ گرنتھ صاحب ساحلہ ۲ میں فرماتے ہیں۔

جگھ جگھ کے راجے کئے گاوے کرا اوتاری
تن بھی انت نہ پایا تانکا کیا کرا کھ وچاری

مطلب یہ کہ بڑے بڑے راجوں اور مہاراجوں نے راج پاٹ چھوڑ کر سنیاس اور بیراگ اختیار کیا۔ اوتار کہلا گئے۔ مگر پھر بھی اس قادر مطلق کے انت کو نہ پا سکے وراس کی کنہ تک نہ پہنچ سکے۔

پھر ہزارے کے شبد میں لکھا ہے ؎

بن کرتار نہ کرتم مانو آوا جاوے انباشی تہ

پرمیشر جانو۔ تات مات نہ جات جان کر
پتر پوتر کرند۔ کون کاج کہائیں گے تے اند
دیو کے نند۔ سو کم ماس روپ کہائے سدھ
سماوہ ساہد کر ہارے کیہوں نہ دیکھن پائے

جن کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خالق ایک ہی ہے۔ جو ظہور عالم سے بھی پیشتر تھا۔ باوا صاحب ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ اسی خدا کے نام کا وظیفہ پڑھو۔ جو ظہور عالم سے پہلے بھی حق تھا۔ اور پھر ظہور عالم کے وقت بھی حق تھا۔ جس طرح وہ زمانہ ماضی میں حق تھا۔ ویسا ہی زمانہ حال میں ہے۔ اور ویسا ہی زمانہ آئندہ میں بھی ہوگا۔ اور وہ پیدا ہونے اور جونوں میں آنے سے پاک ہے۔ یہ مفہوم بالکل سورہ اخلاص کے مفہوم کے مطابق ہے اور سرمو فرق نہیں رکھتا۔ پھر آگے چل کر باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ برہما۔ رام چندر۔ کرشن یہ سب آدم کی اولاد تھے۔ اور ہندوؤں کے بعض فرقے مثلاً فرقہ "سدھ" سماوی لگا کر ہار چکے۔ مگر وہ خدا کا انت (اسرار) نہ پا سکے۔

ایسا ہی باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے کوئی دوسرا دروازہ نہیں تیرے سوا کہاں ہم جائیں۔ آپ ہی جس قدر ہمیں دیتے ہیں۔ ہم کھاتے ہیں۔ اور نانک ایک ہی عرض کرتا ہے۔ کہ روح اور جسم یہ سب ہی کے ہیں۔ آپ اگر یہ ہمیں نہ دیتے تو ہم کہیں سے یہ نہیں لے سکتے تھے۔ وہ شبد یہ ہے۔

جیسا دیہیں تیسا ہو کہاؤ
بیا در نہیں کے در جاؤ
نانک ایک کہے ارداس
جیو پنڈ سب تیرے پاس

پھر خدا کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وہ پیدا شدہ نہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ وہ کبھی کہیں انسانی جون لیکر کسی انسان کے گھر پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ باوا صاحب فرماتے ہیں۔

"ایک اونکار ست نام کرتار پرکھ نربھوز
ویرا اکال مورت اجونی سے بھنگ گور پرشاد
جپ آدی سچ جگاد ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ"

مطلب یہ کہ ایشور وحدہٗ لاشریک ہے۔ کوئی اس کا ثانی نہیں ہے۔ کل کائنات کا کرنیوالا۔ اور پھر عالم کو نابود کرنیوالا وہی ایک ہے۔ وہ ازلی ابدی ہے۔ عدم اور نیست سے بری ہے۔ خالق کل ہے۔ بیم وخوف سے بری ہے۔ چونکہ وہ لاشریک ہے۔ اس لئے اس کو کسی سے عداوت نہیں۔ کیونکہ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ موت سے بھی پاک ہے۔ اور تمام صفات کاملہ کا منبع بھی وہی ہے۔ پھر اس کے قبضہ واختیار اور قدرت واقتدار کے متعلق باوا صاحب فرماتے ہیں ؎

بہے وچ پون دے سدواؤ
بھے وچ چلے لکھہ دریاؤ
بہے وچ اگن کڈھے دی گاہ
بھے وچ دہرتی دے سیاہ
بہے وچ سورج بہے وچ چند
کوہ کروڑی چلت نہ انت

یعنی خداوند ہی ہے۔ جس کے ماتحت مختلف ہوائیں چل رہی ہیں۔ جس کے حکم ماتحت لکھو کہا دریا چل رہے ہیں۔ جس کے حکم کے ماتحت اگنی جل رہی ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت زمین سے طرح طرح کی نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ جس کے حکم کے ماتحت سورج چاند اور تمام اجرام فلکی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جس کے حکم کے ماتحت وہ تمام کروڑوں میل محور پر گشت کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین! خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ "مینیجر"